ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر نزاکت حسین
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج بوئی، ایبٹ آباد۔
ڈاکٹر محمد ناصر آفریدی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی پشاور ۔
ڈاکٹر زینت بی بی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بے نظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

اختر زمان اختر کی ہندکو شاعری کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

Dr Nazakat Hussain*
Assistant Professor, Government Degree College, Boi, Abbottabad.
Dr. Muhammad Nasir Afridi
Assistant Professor, Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology Peshawar.
Dr.Zeenat Bibi
Assistant Professor, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
***Corresponding Author:**

A Critical and Analytical Study of Akhtar Zaman Akhtar's Hindko Poetry

Akhtar Zaman Akhtar is not a newcomer to the world of poetry, but so far only one of his poetry collections has been praised by critics. "Deve Tale Nehera" is the first Hindko poetry collection by Akhtar Zaman Akhtar, published in January 2016 by Jamal School, Lahore. The real secret of the acceptance and greatness of the poet is not based on the abundance or scarcity of words, but rather, the language and characteristics of the poems lead to his fame and notoriety. From this point of view, the twenty-six poems of Akhtar Zaman Akhtar are special and common. Akhtar Zaman Akhtar shows a flair for Hindko and Urdu, but his dominant inclination is towards Hindko poetry

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

Akhtar Zaman Akhtar shows a flair for Hindko and Urdu, but his dominant inclination is towards Hindko poetry. Thus, they show their devotion to their mother tongue. It seems that they have dedicated themselves to promoting and developing the Hindko language. He has covered the issues of love and emigration and separation, the bitter and harsh realities of human life side by side in his ghazal templates with great skill. His poetry is a reflection of realism rather than romanticism. Akhtar has seen human life very closely, which is proved by his poetry.

Key Words: *Hindko, Characteristics, Scarcity of words, dominant, devotion inclination, realities, romanticism Concisene, conciseness.*

اختر زمان اختر بساطِ شعر و سخن پر نووارد تو نہیں ہیں، مگر تا حال اُن کا صرف ایک شعری مجموعہ مَنصّۂ شہود پر آکر اہلِ نقد و نظر سے دادِ تحسین پا چکا ہے۔ شاعر کی قبولیت و عظمت کا اصل راز کلام کی کثرت یا قلت پر موقوف نہیں ہوتا، بلکہ زبان زدِ خواص و عوام اشعار اُس کی شہرت و نام وری کا باعث بنتے ہیں۔ اِس اعتبار سے دیکھا جائے تو اختر زمان اختر کے بیسیوؤں اشعار زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ وہ اِس حوالے سے نہایت خوش بخت ثابت ہوئے ہیں کہ اُنہیں اپنے ادبی سفر کے آغاز ہی میں سُخن فہموں اور نکتہ طرازوں کی توجُّہ ملی ہے۔

اختر زمان اختر ہندکو اور اُردو میں جولانیِ طبع دکھاتے ہیں، لیکن اُن کا غالب میلانِ طبع ہندکو شعر گوئی کی طرف ہے۔ یوں وہ اپنی مادری زبان سے قلبی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اُنھوں نے خود کو ہندکو زبان کی ترویج و ترقّی کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ "دیوے تلے نہیرا" اختر زمان اختر کا پہلا ہندکو شعری مجموعہ ہے، جو مکتبۂ جمال، لاہور سے جنوری ۲۰۱۶ میں اشاعت پذیر ہوا۔ زیرِ نظر مجموعۂ کلام چار حصوں میں منقسم ہے۔ حصّۂ اوّل غزلوں پر مبنی ہے، جس میں ۶۳ غزلیں ہیں۔ دوسرے حصّے میں چوبیس نظمیں ہیں، جب کہ تیسرا حصّہ ۱۵ قطعات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا آخری حصّہ سترہ ماہیوں پر مشتمل ہے۔

اختر زمان اختر کی ہندکو غزل موضوعاتی حوالے سے وسعت کی حامل ہے۔ اُنھوں نے معاملاتِ عشق و مَحبّت اور ہجر و وصال کی کیفیتوں کے پہلو بہ پہلو انسانی زندگی کی تلخ اور کھردری حقیقتوں کو بڑی مہارت کے ساتھ اپنی غزل کے سانچوں میں سمویا ہے۔ ان کی غزلیں رومانیت کے بجاے حقیقت پسندی کی عکّاس ہیں۔ اختر نے انسانی زندگی کو نہایت قریب سے دیکھا ہے، جس کا ثبوت ان کی شاعری سے ملتا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہے۔ وہ اشیا کی وقعت پذیری کے مقابلے میں چیزوں کے وصفی پہلو کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کا درج ذیل شعر ملاحظہ ہو:

بچھڑیں کے تُو سنگیا پہا
کاری دی شے چُنڑ کے چا (۱)

اختر زمان قارئین کو اپنی منزلِ مقصود پر نگاہ مرتکز کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس خصوص میں شعر ملاحظہ ہو:

مُڑ مُڑ کے نہ پچھاں ہیر
راہو راہ تُو ٹُردا جا (۲)

انھوں نے حیات بعد الموت پر قوی یقین رکھتے ہوئے دنیا کی بے ثباتی کو بڑے خوب صورت انداز میں نذرِ شعر کیا ہے:

آسی مُچ کُجھ اگھاں ہور
اِس دنیا کو گل نہ لاَ (۳)

اللہ تعالیٰ نے محنت کرنے والوں کو اپنا ہاتھ کہا ہے۔ بے شمار آیتیں اور حدیثیں محنت کی عظمت سے متعلق موجود ہیں اور اِس حقیقت سے انکار بھی ممکن نہیں کہ بے محنت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اختر محنت کی عظمت پر بھرپور یقین رکھتے ہیں۔ اِس سلسلے میں وہ کہتے ہیں:

جس نچ چھَٹ، نہ وَتر ہَل
اُس ڈوگی نچ جمسی کَہا (۴)

اعلیٰ مقام و مرتبہ کے حصول کے لیے پیہم جِدّ و جُہد درکار ہوتی ہے۔ منازلِ زیست اس کے بغیر طے نہیں کی جاسکتیں۔ دورانِ سفر میں دوچار بہت سخت مقام آتے ہیں۔ اختر بلند ہمتی، دلیری اور صبر آزمائی کا درس اس لیے دیتے ہیں کہ انھیں بھی اس مقام تک رسائی کے لیے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

اتنی ہمّت کاڑھی آہسی
راہ نچ او کھی پہاڑی آہسی (۵)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

ے ہلاں تے ایہہ ہاڑاڈیاں تُھپاں چھیلسی
پھل ڈالی لگیا اے، پکیا تے نینھ (۶)

اختر زمان اختر وقت کو سب سے قیمتی شے تصور کرتے ہوئے اس کے ضیاع اور ناقدری کے شاکی ہیں۔ انھوں نے اپنے کلام میں جابجا وقت کی ناقدری اور اس کی اہمیت کا احساس نہ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی اور مذمت کی ہے۔ وہ وقت گزر جانے کے بعد کفِ افسوس ملنے کو بے سود سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ آدمی کو ہر لحظہ آگے کی طرف پیش قدمی کرنی چاہیے۔ طویل عرصہ گزر جانے کے باوصف اگر انسان اُسی مقام پر قیام پذیر ہے تو یہ سراسر خسارہ ہے۔ چناں چہ وہ کہتے ہیں:

ے دریا کُنہارادا ایہہ شور کردا
ویلے دانہ سَنگیوزیان کریو (۷)

ے لنگھیا ویلا، ڈِھامُڑ کے
اوہی بنجھاتے کُہاڑی آہسی (۸)

اختر زمان اختر انسان کی شخصیت کی دورنگی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ انسان کی ظاہری اور باطنی مماثلت کے خواہش مند ہیں، لیکن انھیں اس بات کا بھی گہرا ادراک ہے کہ ظاہر ہمیشہ دھوکا دیتا ہے۔ اختر زمان کا خیال ہے کہ بہ ظاہر کمزور دیکھائی دینے والی شخصیات درحقیقت نہایت اعلیٰ اوصاف کی حامل ہوتی ہیں ۔ انسان کی مخفی صلاحیتوں کا انکشاف وقت آنے پر ہی ہوتا ہے۔ اِس ضمن میں وہ یوں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

ے اندروں تکڑی نختی اختر
جِندڑی دِسدی ماڑی آہسی (۹)

محبوب کے ظالمانہ رویے کی شکایت غزل کا موضوعِ خاص رہا ہے۔ اختر بھی اپنی ہندکو غزل میں محبوب کی بے توجہی اور بے التفاتی کے گلہ مند ہیں۔ اِس کے پہلو بہ پہلو وہ اِس حقیقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ عشق بازی ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ عشق ایک ایسا بحرِ بے کراں ہے، جسے عبور کرنے کے لیے جگر داری اور حوصلہ مندی درکار ہے۔ رہِ عشق ہر کسی کو راس نہیں آتی۔ چناں چہ وہ یوں گویا ہوتے ہیں:

ے سیتی بچوں دِلا اُتو تلے لہاڑ کے
غماں والی سُولی اُتے چاڑھ چھڑیا (۱۰)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلہ

ے پُنوں کو بھی زندگی نہ راس آئی تے
مجنوں بھی عشقا لتاڑ چھڑیا (۱۱)

اختر زمان اختر حسن کی بے قدری اور پامالی پر شکوہ کُناں ہیں۔اس صورتِ حال کو دیکھ کر اُنہیں جو کرب محسوس ہوتا ہے، اس کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔وہ حُسن و جمال کی قدر دانی اور قدر شناسی کا درس دیتے ہیں۔اس حوالے سے اختر کا درج ذیل شعر خاصے کی چیز ہے:

ے ڈالی نالوں پٹ کے، فِر اُنہاں اختر
پھُل باٹی ذِمی تے تُند ھاڑ چھڑیا (۱۲)

اختر دوست احباب کی بے مروتی اور بے وفائی کا اظہار بھی کھُل کر کرتے ہیں۔وہ منافقت اور مصلحت کے قائل دکھائی نہیں دیتے۔وہ دوستی و دشمنی کے اسرار سے بخوبی واقف ہیں۔ان کے خیال میں دوسروں کے کام آنا اور اُنہیں مسرتیں پہچانا اصل انسانیت ہے۔وہ دوسروں سے ہمیشہ نیک نیتی اور خلوصِ دل سے پیش آئے ہیں اور ان کی راہوں میں پھول برسائے ہیں، مگر اس کے صلے میں انھوں نے کانٹوں کا سامنا کیا ہے۔اس صورتِ حال پر وہ یوں دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں:

ے پھُل سٹے اُس تے ہوراں دے راہ بچ، ورے
آپ کنڈیاں کو چُم چُم کے چاندا رئیا (۱۳)

دوستوں کے منافقانہ طرزِ عمل کا اظہار دیکھیے:

ے مڑھیاں زخماں تے باہندا رئیا لُونڑ بھی
نال ٹلماں تے پٹیاں بی لاندا رئیا (۱۴)

غم لازمۂ حیات ہیں اور انسانی زندگی غموں اور خوشیوں کے امتزاج سے متشکل ہوتی ہے۔اختر زمان اختر بھی رنج و آلام کا شکار رہے ہیں۔اُن کے ہاں ایسے اشعار کی کمی نہیں ہے، جن میں غم کا عنصر نمایاں طور پر موجود نہ ہو۔مسائل و مشکلات نے انھیں اندر سے جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔لہٰذا اس ضمن میں وہ یوں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

ے اختر بچ ہُنڑ کِکھ نینھ بچیا
غماں جان چھنجوڑی چُھ اے (۱۵)

اسی حوالے سے ایک اور شعر دیدنی ہے:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

ے اَسی اُس دے غماں بچ رُبڑے دیاں
اَساں کو نہ ہور پریشان کریو (۱۶)

اختر زمان انسان کو اندرونی غلاظتوں اور نجاستوں کی پاکیزگی اور طہارت کا سبق دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ صدقِ دل سے توبہ کیے بغیر انسان کی داخلی کثافتیں دُور نہیں ہو سکتیں۔ اس ضمن میں ان کا درج ذیل خوب صورت اظہاریہ دیکھیے:

ے لہتھی نینھ ایہہ فربی، توبہ
اندروں میل کر ہوڑی چُھ اے (۱۷)

وہ بے ربط و بے میل گفتگو کے بجائے مختصر اور بامعنی بات کے قائل ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسی طویل گفتگو، جو مقصدیت اور معنویت سے عاری ہو، بے فائدہ ہے۔ وہ گفتگو میں اختصار اور جامعیت کے قائل ہیں؛ شعر دیکھیں:

ے گل کر ساں نہ چُھ میں لمی
کوئی سمجھے تھوڑی چُھ اے (۱۸)

سچ تلخ اور کڑوا ہوتا ہے اور صداقت کی تلخی و کڑواہٹ میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اختر زمان اختر کے ہاں اس آفاقی صداقت کا اظہار ملاحظہ ہو:

ے پی کہن اس بچ شک نینھ بندیا
گل سچی تے کوڑی چُھ اے (۱۹)

اختر زمان اختر حال سے گلہ مند ضرور ہیں، مگر مستقبل سے امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شبِ تاریک کے بعد اُجالا ضرور ہوتا ہے اور فصلِ خزاں کے بعد موسم بہار کی آمد قانونِ فطرت ہے۔ وہ خزاں کے بعد آمدِ بہار کے منتظر ہیں۔ اس خصوص میں ان کا رجائیت سے بھرپور درجہ ذیل شعر دیکھیں:

ے اَج کر گئے پتر ٹہنڑیاں اُتو
کل آسی تاں نڑیں بہار اختر (۲۰)

اختر زمان کے کلام میں پایا جانے والا یہ رجائی عنصر انھیں اہم شعرا کی فہرست میں لا کھڑا کرتا ہے۔ وہ انسان کو اپنی اوقات میں رہنے اور چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے کی تلقین کرتے ہیں۔ شعر ملاحظہ ہو:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلہ

ے ٹہک اتنی، جتنی تھہا گئی اے
کڈھ پیر نہ چادروں باہر اختر (۲۱)

بظاہر خوش طبع نظر آنے والے درحقیقت داخلی طور پر شکست وریخت کا شکار اور زخم خوردہ ہوتے ہیں اور رنج و آلام کے اخفا کے لیے خوش طبعی و مصنوعی مسکراہٹوں کا سہارا لیتے ہیں:

ے دہسدن ایہہ گل دہسڑاں والے
روندن چھُپ کے، ہسڑاں والے (۲۲)

اختر زمان اختر اعلیٰ انسانی قدروں کی بے حرمتی اور فقدان پر اظہارِ افسوس کرتے ہیں۔ وہ خوش اخلاقی و خوش گفتاری کو زیورِ انسانیت خیال کرتے ہیں۔ وہ کسی صورت میں بھی تہذیب و شائستگی کا دامن چھوڑنے کے روادار نہیں ہیں۔ ان کے ہاں وقت کی بے اعتباری کے ضمن میں بھی خوب صورت اشعار ملتے ہیں۔ اختر کا خیال ہے کہ جن لوگوں پر حد درجہ بھروسا کیا جائے، وہی دھوکا دیتے ہیں۔ اس خصوص میں ان کے چند دل کش اشعار ملاحظہ ہوں:

ے کچیاں محبتاں دے رنگ ماردِن
لوگ بھی تے گلاں نال ڈنگ ماردِن (۲۳)

وقت کی بے اعتباری دیکھیے:

ے ویلے دے بساہ اُتے رہئیں نہ کدے
پکے دیاں لوہیاں کو بھی زنگ ماردِن (۲۴)

دل دوستوں کے ہاتھوں ہی صدمات اٹھاتا ہے، شعر دیکھیں:

ے ماردا نینھ ہور کوئی دِلا کو چناں
سنگیاں کو سنگیاں دے سنگ ماردِن (۲۵)

دوست احباب کے منافقانہ رویے پر دکھ کا اظہار یہ ملاحظہ ہو:

ے جیہڑے آئے لبے کو بجھاڑاں وسطے
اگی ٹہائے بیٹھ کے او چہنگ ماردن (۲۶)

اختر زمان اختر اردو ضرب الامثال اور کہاوتوں کو بڑی خوب صورتی سے ہندکو شاعری میں استعمال کرتے ہیں۔ خالص ہندکو لفظیات کے باعث وہ دیگر شعرائے ہندکو سے الگ اپنی منفرد شناخت کروانے میں کامیاب ہوئے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہیں۔ ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان بھی اختر زمان اختر کی شاعری کے اس وصف کے مداح ہیں۔ اختر زمان اختر کے ہاں استعمال ہونے والی خوب صورت کہاوتیں اور ضرب الامثال ملاحظہ ہوں:

ے
پی کِہن اس بچ شک نینھ بندیا
گل سچی تے کوڑی مُچ اے (۲۷)

ے
پھل تھہا سی تکو کوئی بی نہ اوپرا
اوہی کپیسیں تُو جیہڑی تدھ رائی اے (۲۸)

ے
ٹہک اتنی، جتنی تھہا گئی اے
کُڈھ پیر نہ چادروباہر اختر (۲۹)

ے
کوئی تے نختے داتڑیں بنّے
نال ای جندر ٹھیلا آہسا (۳۰)

ے
اکھیاں دے بُوہے بچو تاڑ چھُڑیا
سُکی نال سَنی کو بی ساڑ چھُڑیا (۳۱)

اختر زمان کی غزلوں میں روانی اور سلاست مقصدیت کے زیرِ اثر ہے۔ قارئین کو ان کا کلام پڑھتے ہوئے کسی قسم کی دشواری کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کے پہلے شعری مجموعے میں دل کش اور سوز و گداز سے بھرپور اشعار ملتے ہیں، جو نہ صرف فنی بلکہ فکری اعتبار سے بھی معیاری ہیں۔ اختر زمان کے ہاں بیسیوں جواہر پارے ایسے ہیں، جو ستارِ دل پر مضراب کاری کرتے ہیں۔ بے شمار اشعار ایسے ہیں، جن میں زبان زدِ خاص و عام ہونے کی اچھی خاصی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اختر بیان و بدیع سے کام لیتے ہوئے اپنے کلام کی مشاقگی میں مصروف رہتے ہیں۔ صنعتوں کے استعمال کے سلسلے میں بھی ان کے ہاں بے تکلفی پائی جاتی ہے۔ ذیل میں چند اشعار بطور مثال پیش کیے جاتے ہیں، جن میں فنّی خوبیاں موجود ہیں:

ے
اندروں تکڑی نختی اختر
جِندڑی دِسدی ماڑی آہسی (۳۲)

ے
اتنی ہمّت کاڑھی آہسی
رہ نچ اوکھی پہاڑی آہسی (۳۳)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلہ

صنعتِ تضاد کی ایک اور خوب صورت مثال دیکھیے:

ے بڑیو دِسیا سوڑا اختر
پہانڈا اندر وگیلا آہسا (۳۴)

صنعتِ حسنِ تعلیل کی عمدہ مثال ملاحظہ ہو:

ے راتی ساری یاداں نچ روندا اے کوئی
پیندی اے تاں پھُلاں تے تریڑ جند کو (۳۵)

اختر زمان اختر نے فراقِ یار میں اشک بار آنکھوں کے لیے تربیلا ڈیم کا خوب صورت استعارہ استعمال کیا ہے؛ شعر دیکھیے:

ے تُوسٹ کے جس ویلے گچھریں
اکھیاں نچ تربیلا آہسا (۳۶)

اختر زمان چھوٹی اور بڑی بحروں میں یکساں مہارت سے شعر کہہ لیتے ہیں۔ چھوٹی بحر میں بامعنی اور خوب صورت شعر کہنا آسان کام نہیں ہے، لیکن اختر زمان اس امتحان میں بھی کامران دکھائی دیتے ہیں۔ چھوٹی بحر میں ان کی نہایت خوب صورت غزل کے منتخب اشعار دیکھیے:

ے کُتے نچ اگ بلے
اُتو ٹھنڈا اٹھار لگاں (۳۷)

ے غماں والی ندی بچوں
چائے دامیں باہر لگاں (۳۸)

ے کساکو نرو یاد ِساں
کساکو بیمار لگاں (۳۹)

ے خفا کدے ہوندے نہ تے
تُساں اُتو زار لگاں (۴۰)

اختر زمان اختر کے چیدہ چیدہ اور سدا بہار اشعار ملاحظہ ہوں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلہ

ـ کراں میں کس طراں راضی، جے رُس کے یار بیٹھے دے
میں دریا دے اُرار آں تے، اُو دریا پار بیٹھے دے (۴۱)

ـ جنازہ چا کے عزتاں دا، چپُانال لنگھ گئے سارے
اَنا دے ہِک قبیلے دا بڈھا سر دار بیٹھے دے (۴۲)

ـ رب جانڑیں کے اے حال اُسدا
اُس ہِک سُنیا بھی جو لیا نینھ (۴۳)

ـ کیہاں دل دے مگر و نینھ لہندا
گل کے اے ایھجی سجڑان بچ (۴۴)

ـ جیہڑے ویلے دِتا دِلا زور گَسا پاسے
پُہل کے میں لنگھ گئیاں ہور گَسا پاسے (۴۵)

ـ تُرڈھے بُوہے کھَلتے داں کیہڑے ویلے دا
ہک واری دیخ، مکو ٹور گَسا پاسے (۴۶)

ـ اَج بالا کوٹا کو لو آندے مکو خوف
اُٹھ جُلاں اختر ہور گَسا پاسے (۴۷)

ـ جیہڑے کُھمنڑاں اندرو میں لنگھیاں
اُتھے ڈب گئے تارو تر تر کے (۴۸)

ـ ہلاں ہور بھی راہ بچ ہین اختر
ہک ٹھاکا چڑھیاں مر مر کے (۴۹)

ـ اکھیاں کو نُوٹ کے تے اُس پچھا دوڑیاں
تاڑیا جے مُڑ کے تے کہار پِچھے رہ گیا (۵۰)

ـ جیہڑے ویلے اَگ لگی آ ملنے کو اختر
چڑی اَگے اُڈری، اُڈار پِچھے رہ گیا (۵۱)

ـ رہسی کول نہ ایہہ ہر ویلے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

ے رَخ چھُرِّ اَندر سام کے اختر
دنیا تے شے آنڑیں جانڑیں (۵۲)

ے عُمری دا غم پہلا آہسا
کم آ جُلسی چیز پڑانڑیں (۵۳)

ے تُوسَٹ کے جس ویلے گَچھریں
باٹا لگیا ٹھیہلا آہسا (۵۴)

ے ہِک واری اُس دیکھیا مڑ کے
اَکھیاں نِچ تربیلا آہسا (۵۵)

ے مار کے ہَل کُجھ راہنڑاں پَیسی
فِریاداں داں میلہ آہسا (۵۶)

ے اُس کو ٹھونڈڑاں وسطے اختر
نینھ تے منگ کے کھانڑاں پَیسی (۵۷)

ے جیہڑا چھاں نِچ بہندا آہسا
آپنڑاں آپ گمانڑاں پَیسی (۵۸)

ے جیہڑے ویلے مُک گیا جندو بُچوں ساہ
بُوٹا چیر اُس پھاڑا کیتا (۵۹)

ے پیار دی جس نِچ گَل نہ ہووے
زِمی اُتے وارثاں دی بَنڈھ لگ گئ (۶۰)

ے اَساں اَج تاڑ کے ایہہ کیتا اے محسوس
ایہجی کول کتاب نہ رَخدا (۶۱)

ے اَساں لائی آہسی کَسا عُزرا جگّے
سنگیاں دے دِلا نِچ مَیل پے گئی اے (۶۲)

فصلاں کو اُٹھ کے ترہیل پے گئی اے (۶۳)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلّہ

ے راتی ساری یاداں بچ روندا اے کوئی
پیندی اے تاں پھُلاں تے تریڑ جند کو (۶۴)

ے خالی چٹے رنگا کونہ تاڑنِڈیا
دُدھا کو تو آگی اُتے کاڑھ نِنڈیا (۶۵)

ے قدا کولوں لماں کدے ہو گیا تے کے
پیراں تلے آسی کدے چھاڑنِنڈیا (۶۶)

ے خوش، کدے خفا، انسان ہوندا اے
ہِکی رنگا بچ آسمان ہوندا اے (۶۷)

ے دنیا کو سَٹ کے ٹُر گیا کو نڑ
کس دا مسیتی نچ اعلان ہوندا اے (۶۸)

اختر زمان اختر کے اوّلین ہندکو شعری مجموعے سے چُنیدہ اشعار زیرِ نظر مضمون میں پیشِ نظر رہے۔ یہ کوئی کڑا انتخاب نہیں ہے، بلکہ دورانِ مطالعہ میں سرسری طور پر ان جواہر پاروں پر نظر پڑی ہے، جو بذاتِ خود ایک ذوقی معاملہ بھی ہے۔ قارئین اگر ان کے کلام کا گہرائی سے مطالعہ کریں گے تو مزید کئی خوب صورت اشعار ذوق کی تسکین کا باعث بنیں گے۔ اختر کی شعری کاوشیں اہلِ نقد و نظر کی متلاشی اور منتظر ہیں۔ قدرت نے انھیں بہترین تخلیقی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ وہ زبان و بیان پر مہارت رکھتے ہوئے نہایت عمدگی اور سلیقہ مندی سے شعر کہتے ہیں۔ اختر کا شعری سفر مستقبل میں ہندکو زبان و ادب میں ایک معتبر نام کی نوید دیتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اختر زمان اختر، دیوے تلے نہیرا، مکتبہء جمال، لاہور، تاریخِ اشاعت، جنوری، ۲۰۱۶ء، ص ۳۸
۲۔ ایضاً
۳۔ ایضاً
۴۔ ایضاً
۵۔ ایضاً، ص ۴۰
۶۔ ایضاً، ص ۵۰

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

۷۔ ایضاً، ص۴۶

۸۔ ایضاً، ص۴۰

۹۔ ایضاً، ص۴۱

۱۰۔ ایضاً، ص۴۲

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ ایضاً، ص۴۴

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً، ص۴۵

۱۶۔ ایضاً، ص۴۶

۱۷۔ ایضاً، ص۴۵

۱۸۔ ایضاً

۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ ایضاً، ص۵۱

۲۱۔ ایضاً، ص۵۲

۲۲۔ ایضاً، ص۵۴

۲۳۔ ایضاً، ص۶۹

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ ایضاً

۲۷۔ ایضاً، ص۴۵

۲۸۔ ایضاً، ص۴۸

۲۹۔ ایضاً، ص۵۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

۳۰۔ ایضاً، ص۷۷

۳۱۔ ایضاً، ص۴۲

۳۲۔ ایضاً، ص۴۱

۳۳۔ ایضاً، ص۴۰

۳۴۔ ایضاً، ص۷۷

۳۵۔ ایضاً، ص۹۹

۳۶۔ ایضاً، ص۷۷

۳۷۔ ایضاً، ص۶۰

۳۸۔ ایضاً

۳۹۔ ایضاً

۴۰۔ ایضاً، ص۶۱

۴۱۔ ایضاً، ص۵۳

۴۲۔ ایضاً

۴۳۔ ایضاً، ص۶۵

۴۴۔ ایضاً، ص۶۷

۴۵۔ ایضاً، ص۷۳

۴۶۔ ایضاً

۴۷۔ ایضاً

۴۸۔ ایضاً، ص۷۴

۴۹۔ ایضاً

۵۰۔ ایضاً، ص۷۵

۵۱۔ ایضاً

۵۲۔ ایضاً، ص۷۶

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-36

۵۳۔ ایضاً

۵۴۔ ایضاً، ص۷۷

۵۵۔ ایضاً

۵۶۔ ایضاً

۵۷۔ ایضاً، ص۷۹

۵۸۔ ایضاً

۵۹۔ ایضاً، ص۸۲

۶۰۔ ایضاً، ص۸۴

۶۱۔ ایضاً، ص۹۴

۶۲۔ ایضاً، ص۹۸

۶۳۔ ایضاً

۶۴۔ ایضاً، ص۹۹

۶۵۔ ایضاً، ص۱۰۲

۶۶۔ ایضاً

۶۷۔ ایضاً، ص۱۰۳

۶۸۔ ایضاً